Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱/

یوم جمعہ

۱۳ شعبان ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶	۹ ہجرت ۱۳۳۱ ہش - ۹ مئی ۱۹۵۲ء	نمبر ۱۱۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تاحال سردرد کی شکایت ہے۔ آج طبیعت زیادہ خراب رہی۔ انجکشن بھی لگایا گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۸ مئی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج بھی بخار رہا۔ عام کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر کی اہلیہ صاحبہ تاحال بیمار رہیں۔ انہیں ریلوے ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ زہریلے مادے کے اخراجات میں نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

کشمیر اتنی جلدی آزاد ہو جائیگا کہ اکثر لوگوں کو اس کا گمان بھی نہیں ہو سکتا (مشتاق گورمانی)

پشاور ۸ مئی۔ پاکستان کے وزیر داخلہ مشتاق احمد گورمانی نے کہا۔ کہ کشمیر اتنی جلدی آزادی حاصل کرلے گا۔ کہ اکثر لوگوں کو اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ وزیر موصوف آج کل صوبہ سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔ لنڈی کوتل میں خیبر ایجنسی کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایک خطبہ استقبالیہ پیش کیا گیا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ کشمیر اور پاکستان کی آزادی لازم و ملزوم ہیں۔ پاکستان صرف اسی صورت میں مکمل آزادی حاصل کر سکتا ہے جب کشمیر بیرونی اقتدار سے نجات حاصل کرے۔ آپ نے کشمیر کی جدوجہد آزادی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ کشمیر آزادی حاصل کرنے میں اتنی سرعت سے کامیاب ہو جائے گا۔ کہ اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ افغانستان اور پاکستان کے موجودہ تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ افغانستان کے باشندوں کو یہ احساس ہونا چاہیئے۔ کہ پاکستان کی تقویت افغانستان کے تحفظ اور سلامتی کی ضامن ہے۔ دونوں ممالک کا مذہب ایک ہے۔ اور دونوں ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے دونوں میں اتحاد نہ صرف ہر دو ممالک کی تعمیر و ترقی میں ممد ثابت ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس سے اسلام کی عظمت کو بھی چار چاند لگ جائیں گے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ پاکستان تمام اسلامی ممالک سے گہرے تعلقات پیدا کرنا چاہتا ہے۔

قبائلیوں نے کشمیر کے معاملے میں تشویش اور افغانستان کے موجودہ رویہ پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے درخواست کی پاکستانی فوج میں انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کیا جائے۔ اور نظم و نسق کی مشینری میں بھی انہیں مناسب حصہ دیا جائے۔ جس کے جواب میں وزیر داخلہ نے کہا۔ کہ قبائلی ہر چیز میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ نیز پاکستانی سرحدوں کی حفاظت کرنے والوں کی ذہنی۔ معاشرتی اور مالی فلاح و بہبود کے لئے پاکستان ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔

پاکستان کا نیا آئین جلد از جلد مکمل کیا جائے مجلس دستور ساز سے پنجاب اسمبلی کی متفقہ سفارش

ایوان نے صوبائی سیفٹی ایکٹ میں ترمیم کے لئے بل پیش کرنے کی اجازت دے دی

لاہور ۸ مئی۔ آج پنجاب اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کرکے صوبائی حکومت سے سفارش کی۔ کہ وہ مجلس دستور ساز کے صدر کو جلد از جلد نیا آئین مکمل کرنے کی فوری ضرورت کی طرف توجہ دلائے۔ اس قرارداد پر جسے بیگم شاہنواز نے پیش کیا تھا۔ بہت گرما گرم بحث ہوئی۔ جس میں محرک کے علاوہ عبد الوحید خاں۔ باجی رشیدہ لطیف۔ میاں عبد الباری اور مولانا داؤد غزنوی نے حصہ لیا۔ ان سب ممبران نے آئین سازی کی موجودہ رفتار کو غیر تسلی بخش قرار دیتے ہوئے اس بارے میں متعلقہ اداروں کی سست روی پر کڑی نکتہ چینی کی۔

آج اسمبلی نے صوبائی سیفٹی ایکٹ مصدرہ ۱۹۴۹ء میں ترمیم کرنے کے لئے ایک پرائیویٹ بل پیش کرنے کی بھی منظوری دی۔ اس بل کا مقصد جو مسلم لیگ پارٹی کے رکن سردار محمد ظفر اللہ کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔ سیفٹی ایکٹ کو جمہوری اصولوں کے مطابق بنانا ہے۔ اس میں تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ہر نظر بند کو گرفتاری کے بعد چودہ دن کے اندر اندر گرفتاری کی وجوہات سے ضرور مطلع کیا جائے۔ بل میں ایک اور دفعہ بھی رکھی گئی ہے۔ جس کی رو سے سرکاری افسر مجاز مذکورہ ایکٹ کے تحت اس وقت تک کسی کو گرفتار نہیں کریگا۔ جب تک کہ گرفتاری کی وجوہات کے متعلق اسے کافی یقین نہ ہو جائے۔ آج کے اجلاس میں جو غیر سرکاری کارروائی کے لئے مخصوص تھا۔ دو اور قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ ان میں سے ایک قرارداد میں مرکزی حکومت سے سفارش کی گئی۔ کہ صوبے میں تمباکو کی کاشت پر سے محصول آبکاری ہٹا دیا جائے۔ دوسری قرارداد میں صوبائی حکومت سے طب یونانی کی سرپرستی قبول کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ صوبے میں کم از کم پانچ سو یونانی دواخانے کھولنے کے علاوہ اردو میں ایلوپیتھک طریق طب کی تعلیم و تدریس کے لئے ایک تربیت گاہ بھی قائم کی جائے۔

پاکستان نے مظلوم مسلمانوں کی ہر موقعہ پر حمایت کی ہے

کراچی ۸ مئی۔ قاہرہ کے مشہور اخبار الوادی کے چیف ایڈیٹر حسین نجیب نے پاکستان اور پاکستان کی خارجہ پالیسی کو بہت سراہا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پاکستان زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کر رہا ہے۔ اس کا مستقبل نہایت درخشندہ ہے۔ بین الاقوامی طاقتوں میں اسے باعزت جگہ حاصل ہے۔ عالمی مجالس میں اسکی آواز اثر رکھتی ہے۔ اور اس کے مشوروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ پاکستان ہر موقعہ پر ان مظلوم مسلمانوں کی حمایت کے لئے نہایت دلیری سے سینہ سپر ہوتا رہا ہے۔ جو عرصہ دراز سے مغربی شہنشاہیت کا شکار چلے آ رہے ہیں۔ (ریڈیو پاکستان)

مختلف تحریکوں میں سرکاری ملازمین کی شرکت کا مسئلہ

پنجاب اسمبلی کا وقفہ سوالات

لاہور ۸ مئی۔ آج پنجاب اسمبلی میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ "ان سرکاری ملازمین کے بارے میں جو مذہبی یا فرقہ وارانہ انجمنوں میں حصہ لیتے ہیں۔ یا ان کی کفالت کرتے ہیں۔ حکومت کی پالیسی کیا ہے؟" وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے ایوان کو بتایا۔ کہ اس بارے میں حکومت جس پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ وہ ان ملازم سرکاری قوانین کے عین مطابق ہے۔ جس میں سرکاری ملازمین کو ان سیاسی تحریکوں یا سرگرمیوں میں حصہ لینے یا کسی نہ کسی رنگ میں ان کی امداد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر عوام کے مختلف طبقوں میں نفرت یا دشمنی کے جذبہ کو ہوا دینے والی ہوں۔

مزدوروں کی فلاح و بہبود کے مراکز

لاہور ۸ مئی۔ مزدوروں کی فلاح و بہبود اور ان کے لئے تعلیمی اور تفریحی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں متعدد مراکز قائم کئے جائیں گے۔ ان مراکز کے قیام پر ۱۲ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ یہ رقم مرکزی معاشرتی گرانٹ میں سے خرچ کی جائے گی۔ لاہور میں اس قسم کے چھ مراکز اور اس کے علاوہ ملتان منٹگمری گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں دو دو مراکز اور ڈیرہ غازیخان سرگودھا۔ گجرات اور شیخوپورہ میں ایک ایک مرکز قائم کیا جائے گا۔

نزدیک و دور سے

کراچی ۸ مئی۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان پاسپورٹ کا قانون نافذ کرنے کے لئے ہر دو ممالک کے افسران متعلقہ کی ایک کانفرنس ۱۵ تاریخ کو کراچی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس میں پاسپورٹ کا طریقہ رائج کرنے کے سلسلے میں تفصیلات پر غور کیا جائے گا۔

حیدر آباد ۸ مئی۔ حکومت سندھ بسوں وغیرہ کو جلد ہی سرکاری تحویل میں لے لیگی۔ اور ۱۰۰ میل سے زائد فاصلہ تک سرکاری بسیں ہی چلائی جائیں گی۔ اس وقت تک ۱۰۰ سے زیادہ بسیں حکومت کی تحویل میں ہیں۔ اور ۳۵ مزید بسوں کے آرڈر دیئے جا چکے ہیں۔

کراچی ۸ مئی۔ مزدوروں کی بین الاقوامی کونسل کے چار ماہرین عنقریب پاکستان آنے والے ہیں۔ یہ ماہرین پاکستان کے مزدوروں کی حالت کا جائزہ لینے کے بعد ان کی فلاح و بہبود کے لئے ایک سکیم حکومت کی منظوری حاصل کرنے کے لئے پیش کریں گے۔ متذکرہ ماہرین ۲ ماہ تک مغربی پاکستان اور ایک ماہ تک مشرقی پاکستان میں قیام کریں گے۔

لاہور ۸ مئی۔ پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے نتیجوں کا اعلان اس ماہ کی ۷ تاریخ کو کر دیا جائیگا۔

تعطیل

مورخہ ۹/۵/۵۲ بروز جمعہ بوجہ شب برات مطبع بند ہوگا۔ اس لئے ۱۰/۵/۵۲ کا پرچہ شائع نہ ہو سکے گا۔ قارئین و ایجنٹ اصحاب مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اہلیہ صاحبہ سید عبدالرزاق شاہ صاحب کی وفات

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب (جو مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سندھ کی زمینوں پر نگرانی کا کام کر رہے ہیں) کی اہلیہ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ ٹائیفائڈ سے بیمار رہ کر فوت ہو گئی ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا اصل نام کیتھلین تھا۔ اپنی والدہ کے ساتھ مسلمان ہوئی تھیں۔ اور آخر دم تک اسلام پر قائم رہیں۔ نماز کی پابند تھیں۔ اور اچھے اخلاق کی مالکہ تھیں۔

اپنے پیچھے دو لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں سب سے بڑا لڑکا اس سے قبل افریقہ میں ایک موٹر کے حادثہ میں فوت ہو گیا تھا۔ وہ بہت ہی ہونہار بچہ تھا۔

محترم سید عبدالرزاق صاحب واقف زندگی ہیں۔ حضور کے حکم کے ماتحت افریقہ میں اپنی ملازمت کو ایسے حالات میں چھوڑ کر آئے۔ جبکہ نیروبی کے تعلیمی ادارہ جات کے قواعد کی رو سے تین سال کے بعد پنشن لینے کا حق پہونچتا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا یہاں تک نمونہ دکھایا کہ اپنے پراویڈنٹ فنڈ کے ضائع ہونے اور حقوق پنشن سے محرومی کی بھی پروا نہیں کی۔

ہم مکرم شاہ صاحب موصوف اور دیگر متعلقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے چونکہ مرحومہ ایسی جگہ فوت ہوئی ہیں۔ جہاں جماعت موجود نہیں تھی۔ اس لئے احباب مرحومہ کا جنازہ غائب بھی ادا فرمائیں۔

تقسیم حلقہ جات انسپکٹران بیت المال از مئی ۵۲ تا ۵۳ء

انسپکٹران بیت المال کے لئے آئندہ سال سے ذیل کے حلقہ جات مقرر کئے گئے ہیں۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں اور خصوصاً عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان سے تعاون فرمائیں۔ تاکہ انسپکٹران اپنے فرائض منصبی کو آسانی سے ادا کر سکیں۔

نمبر شمار	نام انسپکٹر	حلقہ
۱	چوہدری فیض احمد صاحب	ریاست بہاولپور و مظفر گڑھ
۲	" محمد شجاعت علی صاحب	تحصیل لائلپور معہ سمندری
۳	مولوی ظفر الاسلام صاحب	منٹگمری و مضافات لاہور
۴	" محمد سعید صاحب	تحصیل نارووال و پسرور
۵	سید اصغر حسین صاحب	ملتان ڈیرہ غازیخان
۶	چودھری عبدالرب صاحب غیرت	گوجرانوالہ
۷	شیخ فیض الرحمٰن صاحب	شیخوپورہ
۸	چوہدری سلطان احمد صاحب	جڑانوالہ و ٹوبہ ٹیک سنگھ
۹	غلام احمد خان صاحب ظہور	تحصیل سیالکوٹ ڈسکہ
۱۰	حکیم بشیر احمد صاحب	سرگودھا و جھنگ
۱۱	قاضی خورشید الرب صاحب	صوبہ سندھ
۱۲	سید اعجاز احمد صاحب	صوبہ سرحد
۱۳	سید نذیر احمد صاحب	گجرات
۱۴	سید سعید احمد صاحب	مشرقی پاکستان

(ناظر بیت المال ربوہ)

مصباح کا حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا نمبر

پہلے یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ مصباح حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا نمبر ماہ مئی میں شائع ہو رہا ہے۔ لیکن اب یہ نمبر ماہ جون میں شائع کیا جا رہا ہے۔ چونکہ اس نمبر کی ضخامت ڈبل ہوگی۔ اس لئے ماہ مئی کا مصباح شائع نہیں ہوگا۔ تمام اہل قلم بہنیں اور بھائی حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل مضامین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز جن خریداروں کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان کو وی پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وہ وی پی وصول فرمالیں۔ امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ

فدیۃ الصیام

گزشتہ سال بہت سے ایسے دوستوں نے جو بوجہ جائز شرعی عذر کے روزے نہ رکھ سکتے تھے۔ ہمیں فدیۃ الصیام کے طور پر رقوم بھیجی تھیں۔ اور ہم غرباء سے ان کی جگہ روزے رکھوا دیئے تھے اس سال بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو احباب کسی جائز شرعی عذر کے باعث روزے نہ رکھ سکتے ہوں اور مقامی طور پر ان کو اپنی بجائے کوئی روزہ رکھنے والا میسر نہ آئے تو وہ روپیہ ہمیں بھیج دیں۔ ہم ان کی طرف سے غرباء سے روزے رکھوا دیں گے۔

فدیہ کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ اسی حیثیت کے کھانے کا دینا متعین ہے۔ جس حیثیت کا کھانا انسان خود کھاتا ہے۔ لنگر خانہ میں دو حیثیتوں کے کھانے پکائے جاتے ہیں۔ جن کی قیمتیں علی الترتیب ۱۴ روپے اور ۲۵ روپے ماہوار ہیں۔ اول الذکر میں ایک وقت دال اور ایک وقت بڑا گوشت ہوتا ہے۔ اور ثانی الذکر میں بالعموم دونوں وقت بکری کا گوشت

بعض دوست مہمانوں کی افطاری کے لئے بھی روپیہ ہمیں بھیجا کرتے ہیں۔ اگر کوئی دوست چاہیں تو اس دفعہ بھی بھیجدیں۔

مہربانی کرکے یہ تمام رقوم براہ راست افسر لنگر خانہ کو بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔ اور سب احباب کے نام اخبار میں شائع کرا دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ افسر لنگر خانہ ربوہ

پتہ جات مطلوب ہیں

ذیل کے موصی صاحبان اپنے اپنے پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اگر کسی اور صاحب کو ان اصحاب میں سے کسی کے پتہ کا علم ہو تو وہی مہربانی کر کے دفتر وصیت کو اطلاع کر دیں۔

(۱) عبداللطیف صاحب ولد ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب قادیان
(۲) محمد یوسف صاحب ولد حافظ محمد اسمٰعیل صاحب لاہور
(۳) مولوی بدرالدین صاحب ولد عمرالدین صاحب

سیکرٹری مجلس کارپرداز

(بقیہ صفحہ ۳)

عدالت کے احترام کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ مگر ہم جناب اختر علی صاحب سے اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی وہ پاکستان کے ہر قانون کا احترام کرتے ہیں؟ مثلاً کیا وہ پاکستان کے اس قانون کا احترام کرتے ہیں کہ پاکستان کے شہریوں کے درمیان مذہبی اعتقادات کی بناء پر منافرت پھیلانا اور کسی مذہبی فرقہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرنا ممنوع اور قابل مواخذہ ہے۔ پھر کیا کسی خبر میں کسی مذہبی فرقہ کو نقصان پہونچانے کے لئے تحریف کر دینا پاکستان کے قانون میں جائز ہے یا کیا پاکستان کے کسی مذہبی فرقہ کے بزرگوں کی تضحیک کرنا پاکستان کے قانون میں جرم نہیں ہے۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ چند روز ہوئے کہ اختر علی خان صاحب کے زمیندار کے صفحہ اول پر جو خبر طولس گے وزیروں کے بیان کے متعلق شائع ہوئی تھی۔ اس میں "زمیندار" نے دیدہ دانستہ تحریف کرکے چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کا نام حذف کرکے اس کی جگہ "پاکستان" کر دیا تھا، ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ایک خبر میں اس قسم کی تحریف پاکستان کے پریس ایکٹ میں جائز قرار دی گئی ہے۔

پھر کیا چند روز ہوئے "زمیندار" میں جو ایک نوٹ ایک جعلی ہینڈبل کے متعلق جو "انجمن خدام احمد" کی طرف سے شائع کردہ ظاہر کیا گیا ہے شائع ہوا تھا۔ وہ نوٹ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرنے کی غرض سے نہیں شائع کیا گیا تھا۔ کیا اسی کا نام پاکستان کے قانون کا احترام ہے؟

لاہور میں ایک شاندار کوٹھی قابل فروخت ہے

صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی کوٹھی (رقبہ ۲ کنال ۹ مرلہ ۱۸۳ مربع فٹ) واقع ۱۲ و ۱۵ ٹمپل روڈ لاہور جو محل وقوع کے لحاظ سے عمدہ مقام پر واقع ہے۔ اور جس کے تین علیحدہ علیحدہ Portions ہیں قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر یا بالمشافہ بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کر سکتے ہیں:

خاکسار صلاح الدین احمد ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ

روزنامہ الفضل — لاہور
مورخہ ۹ رمئی ۱۹۵۲ء

ہستی باری تعالیٰ

ہفت روزہ "کوثر" کی اشاعت ۴ رمئی میں ایک فاضلانہ مقالہ بعنوان "اللہ اور اس کے رسول" صفحہ ۸ ، ۹ پر جناب محمد اسلام فیروز آبادی کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

اس مقالہ میں فاضل مقالہ نگار نے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق موجودہ سائنسی اصولوں کی روشنی میں بحث فرمائی ہے۔ آپ کی اس بحث کی بنیاد آپ ہی کے لفظوں میں علم اور سائنس کے اس مسلمہ اصول پر ہے کہ

"ہر معلول کے لئے علت کا ہونا ضروری ہے۔"

اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں:-

"اسی اصول کو سامنے رکھ کر سائنسدان کہتا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی کام ایسا نہیں ہوتا جس کا کوئی نہ کوئی سبب نہ ہوتا ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہمارے علم میں کسی کام کی وجہ آج کے زمانہ میں نہ آئے۔ بالکل اسی طرح جس طرح بہت سے کاموں کی وجہ سب سے پہلے لوگوں کو معلوم نہیں تھی۔"

اس کے بعد فاضل مقالہ نگار نے متعدد امراض اور ان کے پھیلنے کی مثال دیکر بتایا ہے۔ کہ کس طرح پہلے لوگوں کو ان کے اسباب معلوم نہیں تھے۔ مگر جب علم و سائنس کا دور آیا۔ تو معلوم ہوا کہ جو قیاس آرائیاں پہلے لوگ کیا کرتے تھے۔ وہ غلط تھیں۔ حقیقی سبب ان امراض کا وہ جراثیم ہیں۔

"جو اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں کہ بغیر خوردبین کے نظر نہیں آتے۔"

اس کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔

جوں جوں انسان علم و سائنس میں ترقی کرتا جائے گا۔ اسی قدر جلد اسکو بہت سی ایسی چیزوں کے اسباب کا علم ہوتا جائے گا۔ جن کو وہ اب معلوم نہیں کر سکا ہے۔

اس کے بعد فاضل مقالہ نگار فرماتے ہیں

اب ہم اپنے عنوان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور علم و سائنس کے اس مسلمہ و بنیادی اصول کی روشنی میں بتاتے ہیں کہ آیا خدا اور اس کے رسول کا معاملہ بھی اسی نوعیت کے کسی وہم کا سا ہے۔ جس طرح چیچک کے پیدا کرنے میں دیوی یا بھوت پریت وغیرہ کا ہے۔

یا خدا اور اس کے انبیاء کرام کے متعلق علم و سائنس کی روشنی میں کچھ تحقیق کی جا سکتی ہے۔" کوثر ۴ رمئی ۱۹۵۲ء

عنوان مقالہ کی طرف رجوع کرنے سے پہلے فاضل مقالہ نگار ایک غلط فہمی دور کرنا چاہتے ہیں۔ جو عام طور پر سائنس کے بارے میں پھیلی ہوئی ہے۔ جو یہ ہے کہ

"جو چیز آنکھ سے یا خوردبین سے دیکھی نہ جا سکتی ہو۔ یا جسکو چھو کر سونگھ کر چکھ کر یا سنکر محسوس نہ کر سکتے ہوں۔ وہ چیز سائنس کے نزدیک بالکل معدوم اور غلط ہوتی ہے نہیں بلکہ قیاس اور عقل و گمان سے بھی جو چیز ادراک کی جا سکتی ہو وہ بھی سائنس کے نزدیک اسی قدر معتبر و مستند ہے۔ حتیٰ کہ "تجربہ و مشاہدہ" نیز حواس خمسہ سے محسوس کی ہوئی شے ہوتی ہے۔ دراصل سائنسدان ہر موجود چیز کے وجود کا سبب معلوم کرتا ہے۔ اور اس کے لئے اپنی عقل و قیاس۔ خیال و گمان۔ تجربہ و مشاہدہ۔ نیز حواس موصوفہ یا یہ کہ ہر ذریعہ علم کے ذریعے اطمینان بخش اور سچا سبب معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جو کسی چیز کے پیدا ہونے میں کام کر رہا ہوتا ہے۔" (کوثر ۴ رمئی ۱۹۵۲ء)

اس غلط فہمی کو دور کرنے کے بعد مقالہ نگار فرماتے ہیں

"میں پھر آپ کے ذہن میں سائنس کا اولین بنیادی اصول دہرانا چاہتا ہوں کہ ہر چیز کی موجودگی اور ہر کام کا ہونا ہم کو اس کے پیدا کرنے والے اسباب کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ پھر آخر ایک سائنسدان کس طرح ساری دنیا سورج۔ تارے۔ پہاڑ۔ سمندر۔ روشنی۔ ہوا۔ پانی۔ گرمی۔ سردی۔ جانور۔ پیڑ پودے۔ نائٹروجن۔ آکسیجن نیز دوسری قسم کی سینکڑوں گیسیں اور اس عالم کائنات اور اس کے اندر گوناگوں لاکھوں۔ کروڑوں کیا بلکہ اربوں بلکہ لاتعداد۔ ناقابل گنتی چیزوں کے موجود ہونے سے اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ ان کی پیدائش بغیر کسی سبب یا بغیر کسی پیدا کرنے والے کے ہو گئی ہے۔ ۔ ۔ ۔ اور اس طرح ہم اپنی معلومات علم و سائنس کے اصولوں کی روشنی میں واضح طور پر ادراک کرتے ہیں۔ کہ ان ساری چیزوں کے موجود ہونے سے ان کو پیدا کرنے والے اللہ واحد کا موجود ہونا ایک حقیقت ہے۔" (کوثر ۴ رمئی ۱۹۵۲ء)

فاضل مقالہ نگار ہستی باری تعالیٰ کے متعلق علم و سائنس کی روشنی میں اپنا استدلال ختم کر کے آگے فرماتے ہیں:-

"وہ سب برگزیدہ انبیائے کرام سچے ہیں جنہوں نے ہمارے اس موجودہ علم و ترقی کے دور سے سینکڑوں ہی نہیں بلکہ ہزاروں برس پہلے انسانوں کو ان کے مالک حقیقی حاکم اعلیٰ اور الٰہ واحد سے روشناس کرایا۔ اور سارے انسانوں کو بتایا کہ اس کل کائنات کا پیدا کرنے والا اللہ واحد ہے۔ اور کہا: یہی ہے ساری مخلوقات کا حقیقی حاکم و مالک۔ اسی کے قوانین سارے عالم میں جاری ساری ہیں۔"

(کوثر ۴ رمئی ۱۹۵۲ء)

اب ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا ان انبیاء علیہم السلام کا علم بھی جنہوں نے ہزاروں برس پہلے اللہ تعالیٰ سے روشناس کرایا۔ اس قیاسی اور عقلی اصول پر تھا یا ان کا ذریعہ علم کوئی اس کے ماسوا بھی تھا۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادگان کے پاس اس معمولی قیاسی اور عقلی ذریعہ علم کے علاوہ ایک ایقانی ذریعہ علم بھی تھا۔ جس کو "وحی نبوت" کہا گیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے مقالہ نگار اسکو تسلیم کریں گے۔ کیونکہ قیاسی اور عقلی ذریعہ علم سے صرف اتنا ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ اس تمام کارخانہ قدرت کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے۔ اسی طرح جس طرح علم و سائنس میں قیاس اور عقل سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ ذرہ کی ساخت کسطرح کی ہونی چاہیئے۔ حالانکہ ہم ذرہ کو دیکھ نہیں سکتے۔

سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے متعلق بھی قیاسی علم کافی ہے۔ اور اس کے متعلق بھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں

"جوں جوں انسان علم و سائنس میں ترقی کرتا جائے گا۔ اسی قدر جلد اسکو بہت سی چیزوں کے اسباب کا علم ہوتا جائیگا"

اگر اللہ تعالیٰ کے متعلق بھی قیاسی اور عقلی ذریعہ اکتفا کرتا تو انبیاء علیہم السلام کی ضرورت ہی کیا تھی ایک ذرہ کی ساخت کے متعلق اگر ہم قیاسی ذریعہ علم پر اکتفا کرتے ہیں۔ تو مجبوری کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اس کے متعلق ہمارے پاس اس سے زیادہ ذریعہ علم موجود نہیں ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کے وجود سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک ایقانی ذریعہ علم بھی موجود ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا ایقانی ذریعہ علم دنیا کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ یا نہیں۔ اس کا جواب ضرور اثبات میں دیا جائے گا کیونکہ اگر یہ ذریعہ علم نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق انسان تشکک کے حدود سے کبھی آگے نہ بڑھتا۔ چنانچہ دنیا میں ہمیشہ انسانوں کا ایک گروہ "لا ادری" یعنی میں نہیں جانتا کے اصول کا قائل رہا ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے ایقانی ذریعہ علم پر ایمان نہیں رکھتے۔ حقیقت یہ ہے کہ علم و سائنس کا اصول جو فاضل مقالہ نگار نے بتایا ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ہستی کے محکم یقین سے تعلق رکھتا ہے۔ دنیا کے لئے کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول بھیجتا رہا ہے۔ اور ان کو اپنی ذات کا ایقانی علم دیتا رہا ہے۔ اور علم و سائنس میں تدریج ترقی اسی لئے ہوتی ہے کہ نتائج یقینی نہیں ہوتے۔ بلکہ تشکک رہتا ہے۔ حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ کا علم ویسا ہی تھا جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسا مفید ذریعہ علم دنیا سے معدوم ہو سکتا ہے؟

امّا ما ینفع الناس فیمکث فی الارض (رعد ۱۸)

یعنی جو چیز انسانوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے۔ وہ زمین پر ٹھہر جاتی ہے۔ (باقی پھر)

اختر علی خان کی غیر مشروط معذرت

روزنامہ "زمیندار" کی اشاعت مورخہ ۹ رمئی ۱۹۵۲ء کے صفحہ اول پر مندرجہ ذیل "اظہار معذرت" شائع ہوا ہے۔

ہمیں بتایا گیا ہے کہ کسی شخص کی طرف سے عدالت عالیہ کی توجہ "زمیندار" کی اشاعت مورخہ ۵ رمئی میں شائع شدہ ایک شذرہ کی طرف جو حاجی امین الدین صحرائی کے متعلق لکھا گیا تھا دلائی گئی ہے۔ کہ اس کے کسی فقرہ سے توہین عدالت کا پہلو نکلتا ہے۔ ہمارا ہرگز منشا توہین عدالت کا نہیں تھا۔ اور نہ ہے۔ اگر اس شذرہ کے کسی فقرے یا لفظ سے توہین عدالت کا پہلو نکلتا ہے۔ تو ہم غیر مشروط طور پر اس کے لئے اظہار معذرت کرتے ہیں۔ اور اس امر کا یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم پاکستان کی ہر عدالت اور قانون کا احترام کرتے ہیں۔ (اختر علی خان)

اس "اظہار معذرت" کے آخر میں کہا گیا ہے۔ کہ (ہم) اس امر کا یقین دلاتے ہیں کہ ہم پاکستان کی ہر عدالت اور قانون کا احترام کرتے ہیں۔

(باقی دیکھیں صلا پر)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خط

مندرجہ ذیل خط جو حضرت میر صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے موقعہ پر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نام تحریر فرمایا تھا حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ذریعہ ہمیں ملا ہے۔ ممکن ہے۔ پہلے بھی الفضل میں شائع ہو چکا ہو مگر موجودہ حالات میں اس کی اشاعت ضروری سمجھی گئی ہے۔

روڑھجان
۳۰ مئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

مکرم مخدومہ جناب ہمشیرہ صاحبہ سلامت باشند
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کی خبر وحشت اثر معلوم ہو کر جو صدمہ ہوا۔ اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ پر ساتھ ہی میرا تو یہ حال ہے۔ کہ میں لکھتا جاتا ہوں اور اعتبار نہیں آتا کہ یہ واقع سچ ہے۔ دل کو یقین ہی نہیں آتا۔ یا یہ کہو کہ دل یقین کرنا نہیں چاہتا۔ مگر جو امر ہونا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے ہاں سے مقدر تھا وہ ہوا۔ اس میں کسی انسان اور فرشتے کا دخل نہیں آج تک نہ کوئی انسان موت سے بچا نہ بچے گا۔ تمام پیغمبر انبیاء۔ اولیاء۔ بزرگ۔ پیر صاحب کرامات۔ خدا کے پیارے۔ غرض بڑے سے بڑے رتبے والے حتیٰ کہ سب کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک نے چند روزہ زندگی بسر کر کے اس جہان سے رحلت کی۔ ہزاروں روئے۔ لاکھوں نے اپنی جان ان پر تصدق کرنی چاہی۔ نہایت تضرع اور سچے دل سے ہر شخص نے دعا کی کہ یہ پیالہ ٹل جائے مگر نہ ٹل سکا۔ اور آخر سب کو پینا ہی پڑا۔ خدا کے نبی اور رسول اس کے پیارے دوست ہوتے ہیں۔ وہ ان کو کچھ مدت کے لئے دنیا میں ہدایت کے لئے بھیجتا ہے۔ جب وہ اپنا کام کر چکتے ہیں۔ تو پھر دنیا میں ان کی ضرورت نہیں رہتی۔ جب تک وہ یہاں رہتے ہیں۔ لوگ ان کے مخالف اور در پئے آزار رہتے ہیں۔ ہر طرح کے دکھ دیتے اور سب و شتم کرتے ہیں۔ غرض ہر انداز اور ہر طور سے ان کو تکلیف اور ایذا دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں پس خدا تعالیٰ بھی جب ان کا کام ہو چکتا ہے۔ تو فوراً ہی ان کو اپنے پاس دائمی آرام اور ہمیشہ کی راحت میں بلا لیتا ہے۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ ضرورت سے زیادہ وہ دنیا میں رہ کر تکلیف اٹھاویں۔ غرض انبیاء اور اولیاء کی موت ایسی نہیں ہوتی کہ مرتے وقت ان کو کوئی کاوش یا ہم و حزن ہو بلکہ وہ ان کو رخیالے بشارت اور دائمی برکت اور رحمت کے ساتھ لے جاتی ہے۔ اور وہ لوگ جس طرح ایک بھوکا بچہ دیر کے بعد اپنی ماں کی گود میں تمسک کرجاتا ہے اسی طرح اپنے رب سے وصال پاتے ہیں۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے اس کے طرح طرح کے افضال و الطاف کے مورد بنتے ہیں۔ پس موت کا وارد ہونا اس شخص کے لئے تو موجب فکر و تشویش ہو سکتا ہے جسے اگلے جہان میں اپنے اعمال کا فکر ہو۔ مگر جو شخص معصوم خدا کی درگاہ میں واپس جاتا ہے۔ نہیں بلکہ اس کا عزیز مہمان اور پیارا دوست بن کر جاتا ہے۔ تو اس کے انتقال پر ہم کو رشک کرنا چاہیئے۔ اور دعا کرنی چاہیئے جس طرح یہ مرنے والا مقرب اور پسندیدہ درگاہ تھا۔ اسی طرح تو ہم کو بھی توفیق دے کہ تیرے فضل سے ہم بھی جب مریں۔ تو تیرے نیک اور پیارے بندے ہو کر مریں۔ اور آخرت میں ہم اس کے ساتھ ایسے ہی وابستہ رہیں جس طرح دنیا میں تھے۔

دوسری بات جو ہم کو اس واقع پر پیش آئی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمارا صبر اور ہماری استقامت اس ابتلاء کے موقعہ پر آزمانی چاہتا ہے۔ ایک ہمارا سب سے پیارا اس جہان سے رحلت فرما ہوا اگر ایسی حالت اور ناگہانی صدمہ کے وقت انسان شدت غم میں خدا تعالیٰ کی حدود سے باہر نہ جائے اور جو کچھ سر پر گذرا اس کو خدا کی طرف سے سمجھ کر اس پر صبر بھی مانگے اور ہر حال میں جیسا کہ ہم نے بیعت کے وقت منہ سے اقرار کیا تھا اپنے عملوں سے بھی کر دکھا دے کہ خدا کی رضا پر ہر طرح راضی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے دل کو صبر و قرار اور تسکین سے بھر دیتا ہے۔ اور اس کے ایمان میں ترقی دیتا ہے۔

دل پر جو رنج گذرتا ہے وہ فطرتی ہے۔ مگر کثرت ہموم کے وقت کسی ایسی بات کا ہو جانا ممکن ہے جو خدا کی نظر میں ناپسندیدہ ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اٹھارہ سال کی تھیں۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ انہوں نے اور آپ کی اور ازواج نے جو نمونہ آپ کی وفات کے وقت دکھایا وہ قابل تقلید نمونہ ہے۔ تم بھی اس فرقہ کی عورتوں کے لئے نمونہ ہو۔ احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ ایسے موقعہ پر جب کہ مردوں کے چھکے چھوٹے ہوتے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہ ہو جس کی تقلید کر کے آئندہ امت کی عورتیں کوئی بری رسم اختیار کریں۔ تمہارے افعال تمہارے اقوال تمہاری باتیں آئندہ کے لوگ سند پکڑیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا میں تمہاری ہر بات ہو اور کوئی نمونہ ایسا نہ چھوڑ جاؤ جس پر قیامت تک کسی کی حرف گیری ہو سکے۔

عورت کے لئے خاوند کا مرنا سب سے بڑھ کر صدمہ اور غم ہے۔ مگر ہمیشہ کے لئے نہیں۔ اگر کوئی مر جاتا اور کوئی ہمیشہ کے لئے زندہ رہ جاتا۔ تو واقعی یہ صدمہ سخت صدمہ تھا۔ مگر جب سب ایک راہ چل رہے ہیں اور آگے پیچھے سب نے مرنا ہے۔ تو اگر یہی سمجھ لیا جائے۔ کہ مرنے والا سفر پر گیا ہے یا چند روز کے لئے غائب ہے۔ اور پھر ہم اس کو ضرور ملیں گے۔ اور یہ ملاقات ایسی ہو گی کہ پھر اس میں جدائی نہ ہو گی۔ تو کیا یہ خوش آئند خیال نہیں ہے؟ ہاں اور لوگوں کو تو ڈر ہو سکتا ہے کہ بیوی شاید وہاں اپنے میاں سے یا میاں اپنی بیوی سے وہاں نہ مل سکے۔ کیونکہ ہر ایک کے اپنے اعمال کے سبب اجر دیا جائے گا۔ اور انجام کی کس کو خبر ہے۔ مگر یہاں تو یہ بات نہیں ہے ایمان لانے والی بی بی جو خدا تعالیٰ کی بشارت اور خوشخبری سے دنیا میں اس کے ساتھ رہی ہو۔ وہ اگلے جہان میں بھی اپنے میاں کے ساتھ ہو گی۔ اور ضرور ہو گی۔

جماعت احمدیہ کے لئے یہ ایک سخت ابتلاء ہے۔ پہلے وہ ایک بے فکر کی طرح تھے۔ اور نام کے مددگار تھے۔ اب ان کو معلوم ہو گا۔ کہ اتنا بڑا کام وہ شخص اکیلا کرتا رہا۔

میرا ایمان ہے۔ کہ اگر یہ فرقہ سچ ہے۔ اور یقیناً سچ پر ہے۔ تو خدا اس کو ہر طرح کی ہلاکت سے بچا لیگا۔ اور ہر دشمن کی دشمنی سے محفوظ رکھے گا اور سب دنیا کے اطراف میں پھیلا دے گا۔

وہ شخص تو اپنا کام پورا کر گیا۔ بلکہ وصیت بھی ایک چھوڑ دو دفعہ چھپوا دی تھی۔ اور لوگوں پر تبلیغ پوری ہو چکی تھی۔ اور یہ ایک دن آنے والا باقی تھا سو آ گیا۔ مگر وہ دن بھی خدا کا نشان ہو کر آیا۔ اور دو پیشگوئیوں کو پورا کر گیا۔ یعنی ایک تو الہام انتقال کے متعلق الرحیل ثم الرحیل والا اور مباش ایمن از بازی روزگار اور دوسرے وہ پرانا اور بار بار ہونے والا الہام داغ ہجرت یعنی ہجرت اور وطن کی جدائی میں رحلت ہو گی۔ غرض خدا کے بندے مرتے مرتے بھی اپنا خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت دے جاتے ہیں۔ اور ان کی ذات تو ایسی تھی کہ ان کا مرنا جینا سب خدا کی مرضی اور اس کی فرمانبرداری میں تھا۔ مگر ہم کو بھی جو پسماندگان رہ گئے ہیں ایسا ہی نمونہ دکھانا چاہیئے۔ جس میں خدا تعالیٰ کی مرضی پر سر رکھ دینے اور راضی بقضا ہونے کی جو ہمارے دل گواہی دیں۔ آپ مجھ سے بڑی ہیں۔ اور سب باتوں سے مجھ سے زیادہ واقف ہیں۔ اور مجھے ایسا لکھنے کی ضرورت کچھ نہیں۔ مگر میں اندازہ کر سکتا ہوں کہ اس ناگہانی حادثہ کا آپ کے دل پر کیا صدمہ ہوا ہو گا۔ دنیا کی زندگی ایک تو خود چند روزہ ہے مگر ان چند دنوں میں بھی اس سرائے کے مسافر اس طرح تعلق پذیر ہو جاتے ہیں۔ کہ جدائی کا دن ایک بڑا سخت دن ہوتا ہے۔ اور جو اس سختی کو اللہ کی مرضی کے مطابق سہہ لیتا ہے۔ وہ آئندہ اس سے بڑھ کر خوشی دیکھے گا۔

مجھے خود بے حد رنج ہے۔ کہ میں ایسی دور ولایت پر پڑا ہوا ہوں۔ علاوہ ازیں یہ کہ دریا کی طغیانی کے سبب راستے بہت مشکل اور قریباً مسدود ہیں۔ آپ کی بھاوج بھی آنے کو تیار بیٹھی ہیں عرضی رخصت کی دی ہوئی ہے۔ اگر منظور ہو گئی تو حاضر خدمت ہوں گا۔ ایک وہی ذات سب کا آسرا ہے۔ اسی سے ہر وقت دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہر مصیبت پر ثابت قدم رکھے۔ اور اعلیٰ درجہ کا نمونہ آئندہ نسلوں کے لئے بنائے اور ہماری زندگی اور موت اسی ایمان پر ہو۔ اور جس کی جدائی میں آج یہ دل کو بیتش سی لگی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ اور اس کے قدموں میں ہمارا حشر اور ہمیشہ اس کے اصحاب اور متعلقین میں داخل رہیں۔ ہزار ہزار درود اور سلام تجھ پر ہوں اے غلام احمد کی روح اور بڑی بڑی نعمتیں اور مراتب اور درجات اللہ تعالیٰ تجھے دیوے بدلے اس رحمت اور شفقت کے جو تو نے امت محمدیہ سے کی اور جو تعلیم

الہام اذکر نعمتی رأیت خدیجتی

الفضل مورخہ ۶ مئی میں میرے کہنے پر ایک تصحیح شائع ہوئی ہے۔ کہ میرے مضمون پر جو عنوان میں اذکر نعمتی رأیت خدیجتی شائع ہوتا رہا ہے اصل میں اشکر ہے۔ لیکن تذکرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ الہام دونوں طرح ہے۔ تذکرہ کے صفحہ ۴۳ میں اُذکر نعمتی رأیت خدیجتی ہے۔ اور صفحہ ۲ و صفحہ ۱۰۱ میں اشکر نعمتی رأیت خدیجتی ہے۔ اشکر کے لفظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نعمت کی قدر کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور لفظ اذکر میں اس نعمت کو بطور تحدیث نعمت کے ذکر کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔ لہٰذا یہ الہام دونوں طرح صحیح ہے۔

(جلال الدین شمس)

۳۱ مئی کی دعائیہ فہرست

کوئی مخلص اپنے مقدس آقا کی دعاؤں سے محروم رہنا گوارا نہیں کر سکتا۔ پس آپ بھی ۳۱ مئی تک تحریک جدید کا چندہ ادا فرما کر اپنا نام اس فہرست میں شامل کروانے کے لئے سر توڑ کوشش فرمائیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دفتر ہذا کی طرف سے دعا کی غرض سے پیش کی جائے گی۔

(وکالت مال تحریک جدید)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ خود اخبار خرید کر پڑھے اور دوسرے کو پڑھائے۔

ایک شامی احمدی نوجوان سے ملاقات:-

یصلّون علیک ابدال الشام وصلحاء العرب

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام)

السیّد سلیم حسن الجابی

از مکرم ثاقب صاحب زیروی

.......مجھے یقین ہے کہ احمدیت جلد از جلد شامی نوجوانوں کے ذہنی کسل کو دور کر کے ان کے قلوب کو یقین اور امید کے ساتھ بھر دے گی۔ اور جوں جوں وہاں صحیح اسلام زور پکڑتا جائے گا۔ شامی نوجوانوں میں توحید بے باکی اور حق گوئی ترقی کرتی چلی جائیگی"۔

- (جابی)

آپ سے ملئے۔ آپ ہیں ہمارے نووارد شامی بھائی السید سلیم الجابی۔ دمشق کے مشہور و معروف "الجابی" خاندان کے چشم و چراغ جس کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قبیلہ سے جا ملتا ہے۔ جابی کہتے ہیں ٹیکس فراہم کرنیوالے کو اور یہی جابی خاندان کا طرۂ امتیاز اخراجات حرم کے لئے ٹیکس فراہم کرنا ہی ہے۔ گویا یہ وہ خاندان ہے۔ جو صدیوں سے بالواسطہ یا بلاواسطہ حرم مقدس کی حفاظت کی سعادت حاصل کرتا چلا جا رہا ہے

السید ذکی الجابی

جابی قبیلہ دمشق کے ہر لحاظ سے سات برسر اقتدار قبائل میں سے ایک ہے۔ اور دمشق سے چالیس میل دور قصبہ الزبدانی کے آثار اس خاندان کی اہم تاریخ کے شاہد ہیں۔ جابی خاندان کے اکثر افراد مختلف وقتوں میں شامی نظم و نسق میں دخیل رہے ہیں۔ آج بھی ہمارے اس بھائی کے چچا السید ذکی الجابی جو اپنی سیاسی بصیرت و فراست کے لحاظ سے شام بھر میں ایک قابل رشک شہرت کے مالک ہیں۔ ادھر ثانی ایسے اہم ملک میں شامی وزیر مختار کے عہدہ جلیلہ پر متمکن ہیں۔ وہی السید ذکی الجابی جنہوں نے ۱۹۴۹ء میں اپنے رفقاء کار کے متواتر مشوروں کے باوجود حکومت اور عوام کے تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے عوام پر طاقت استعمال کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور یوں شامی عوام کے دل جیت لئے تھے۔

یہ چھریرے بدن کا ۲۲ سالہ حسین جابی نوجوان اپنی جبین کی نوجوان شکنوں میں ایک بے پناہ عزم اور آنکھوں میں مستحکم ارادوں کی ایک جاذب چمک لئے ہوئے ہے اسے پہلی دفعہ دیکھتے ہی متکلم یہ اندازہ لگانے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اگر کل اپنے قبیلے کے دوسرے ہونہار فرزندوں کی طرح یہ بھی ملک و ملت کی وہ بے بہا خدمات انجام دے گا کہ جابی خاندان اس پر بجا طور پر فخر کا اظہار کر سکے گا۔ اس کا تیکھا ناک عقابی نگاہیں۔ سفید جاذب چہرے پر سیاہ چمکدار سبزہ۔ بات کرتے وقت نگاہوں میں یقین اور وثوق کی جھلک گفتگو میں تادب اور احترام الغرض ہر حرکت اس کی فطری نجابت اور سعید الطبعی پر دال ہے۔ انگریزی برائے نام جانتا ہے۔ اور اردو زبان لفظ نہیں سے آگے نہیں بول سکتا لیکن اس ناآشنائی پر بھی حسن اظہار کا یہ عالم کہ جب وہ اس اجنبیت کی وجہ سے آگے نہیں چل سکتا تو نگاہوں میں مخصوص و محبوب مسکراہٹ کچھ اس طرح ابھارتا ہے کہ متکلم اسے دیکھکر یکسر مایوس نہیں ہوتا۔ باقی رہی عربی اور شستہ عربی وہ تو خیر اس نے ماں کے دودھ میں پی ہے۔

عام لباس

دمشق میں عام مرغوب لباس کی طرح سلیم الجابی بھی کوٹ پتلون ہی پہنتے ہیں۔ میں نے خود جب انہیں پہلی دفعہ چناب ایکسپریس سے ربوہ میں وارد ہوتے دیکھا۔ تو وہ اسی قسم کے مغربی لباس میں ملبوس ہوئے تھے۔ جو ٹائی سے بے نیاز تھا۔ میں نے یونہی برسبیل تذکرہ اس بے نیازی کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے۔ مجھے اس سے طبعاً نفرت ہے شاید اس لئے کہ اس کی ایک مشابہت صلیبی نشان سے بھی ہے۔ اور میری بات کاٹ کر کہنے لگے ربوہ سے واپس جا کر عمامہ اور شلوار کا مستقل اضافہ اپنے معمول کے لباس میں کروں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ جب سے ربوہ گئے ہیں اکثر شلوار پہنتے ہیں۔ تعلیم و تدریس کے اوقات کے علاوہ عموماً سر پر ترکی ٹوپی کھلے گلے کی کھلی قمیص اور شلوار مسجد مبارک میں نماز با جماعت پڑھنے کے عادی ہیں۔ ماشاء اللہ اور مغرب کے وقت اکثر پہلے آ کر اذان دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

قبول احمدیت

اللہ تعالیٰ نے انہیں جون ۱۹۴۹ء میں السید محمد ذہب (؟) نامی ایک شامی احمدی کی تبلیغی مساعی کے طفیل احمدیت کے انعام سے نوازا یہی مہینہ ان کے لئے مذہبی منافرت کی بنا پر گھریلو مصائب و تکالیف کے دور کا آغاز تھا۔ لیکن بحمد اللہ کہ گھر والوں کی کوئی بے پروائی۔ سختی اور پہلو تہی آپ کو اپنے مقصد وحید سے جدا نہ کر سکی۔ گھر سے نکل جانے کو کہا گیا تو آپ چپکے سے گھر سے نکل گئے جیب خرچ اور دیگر اخراجات روک لئے گئے تو آپ نے اُف تک نہ کی۔ اور اسے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ حتی کہ ان کا مجاہدہ رنگ لے آیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی دو چھوٹی بہنوں کو بھی احمدیت کے نور سے منور کر دیا۔ اور اب خیر سے احمدیت سے متنفر خاندان کے پانچ بچوں میں سے تین احمدی ہیں۔ الحمد للہ

اسلامی اصول کی فلاسفی

آپ کو دینی کتب کے مطالعہ کا شوق پہلے دن ہی سے تھا۔ چنانچہ اوائل ہی سے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر آئمہ عظام کی تصانیف ان کے زیر مطالعہ ہیں لیکن وہ ملول تھے کہ اس دور میں یہ نور مفقود سا کیوں ہے۔ کہ السید محمد ذہب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف مبارک "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا عربی ترجمہ آپ کو دیا۔ جس نے آپ کو تعلق باللہ کی صحیح روح سے آشنا کر کے احمدیت پر ایمان لے آنے کی توفیق دی اور وہ اس مبارک سلسلے میں شامل ہو گئے۔ اس کے بعد امیر جماعت ہائے دمشق السید منیر الحصنی نے انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی دیگر عربی کی کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ اور کبابیر سے شائع ہونیوالے ماہنامہ "البشریٰ" کا اہتمام کر دیا۔ جو ان کے ایمان و یقین احمدیت کے استحکام کا باعث بنا۔

والدین کی مخالفت

سلیم الجابی نے بتایا کہ ان کے والدین احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ انہوں نے اول اول نہ صرف مجھے تنگ کیا بلکہ دو ایک دفعہ تو قتل کی دھمکی تک بھی دی۔ لیکن میں انتہائی خاموشی اور صبر کے ساتھ ان کی سختی برداشت کرتا چلا گیا۔ اور دل ہی دل میں ان کے لئے دعا کرتا رہا کہ میرا خدا انہیں حق سے آشنا کرے۔ حتیٰ کہ ان کا دل نرم ہو گیا۔ ایک دن کا ذکر ہے میں اور میرے والد محترم اچانک ایک ہی تنگ راستہ کی مخالف سمتوں سے آئے ہوئے ملاقی ہو گئے راستہ تنگ ہو گیا۔ بچ نکلنے کی کوئی صورت نہ تھی میں نے بڑھ کر حسب معمول ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا

ان دنوں میں گھر سے نکالا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھے گھر ساتھ چلنے کو کہا۔ جس کی میں نے تعمیل کی۔ گھر جا کر اول انہوں نے مجھے غیر احمدیت کی تبلیغ شروع کی۔ لیکن جب میرے دلائل حقہ کا جواب بن نہ آ سکا۔ تو بالآخر پوچھا تمہاری خواہش کیا ہے میں نے کہا میں مرکز احمدیت ربوہ میں جا کر علم دین حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اس پر راضی ہو گئے اور یوں میری ایک دیرینہ خواہش پوری ہو گئی۔ جس میں صرف ان کی نارضامندی حائل تھی اور جس کے متعلق حضرت امیر جماعت السید منیر الحصنی کا ارشاد تھا کہ میں والدین کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ جاؤں۔

کتب کا ترجمہ کرونگا

احمدیت کے متعلق اپنے انشراح کا ذکر کرتے ہوئے السید سلیم الجابی محترم نے کہا کہ وہ اب تک ۵۰ سے زائد رؤیائے صالحہ اس سلسلہ میں دیکھ چکے ہیں اور ان سب پر مستزاد یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روئے انور دیکھنے کے بعد تو کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا آپ نے بتایا کہ آپ کا ارادہ ربوہ میں اردو اور انگریزی میں مہارت حاصل کرنے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا ان زبانوں میں ترجمہ کرنے کا ہے۔ ربوہ میں اب بھی آپ فارغ وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتب کو اپنے قلم سے لکھنے میں گذارتے ہیں۔ میں نے آپ کے پاس کئی نسخے نہایت خوبصورت اور مجلد ان کے اپنے لکھے ہوئے دیکھے۔ سلیم الجابی تلاوت کلام پاک نہایت ہی محبوب انداز میں کرتے ہیں۔ اس طرح جیسے ہر نے سوز و جگر سے منجھی ہوئی ہو اور جیسے ع

قلب کھنچتا آ رہا ہو سانس میں لپٹا ہوا

دعا

میں نے پہلی دفعہ جب مسجد مبارک میں ایکدن مغرب کے وقت ان کی اذان سنی تو آنکھیں نمناک ہو گئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ پاک الہام کانوں میں گونجنے لگا۔ یصلّون علیک ابدال الشام وصلحاء العرب شام کے ابدال اور عرب کے صلحاء تجھ پر درود بھیجیں گے ـــــ اس ملاقات کے دوران میں جب میں نے اس مبارک الہام کا ذکر کیا تو کہنے لگے ـــــ وادعوا اللہ دائماً ان یجعلنی من ابدال الشام ـــــ میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ میرا خدا مجھے ان ابدال میں سے ایک کرے۔

اس کے بعد دوسری دفعہ انہوں نے مجلس شوریٰ پر تلاوت کر کے اپنے سوز و گداز سے سامعین کو محظوظ کیا اور تیسری دفعہ اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی قصیدہ پڑھ کر سامعین پر وجدانی کیفیت طاری کی جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے مناقب و محامد بیان کرنے کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا تھا۔ (باقی صفحہ پر دیکھو)

خدا تعالیٰ کے پاک کلام میں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محاسن

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی تعلیم الاسلام کالج لاہور)

میں ان چند سطور میں حضرت سیدۃ النساء ام المومنین علیہا الصلوٰۃ والسلام کے وہ محاسن جمع کرتا ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کلمات طیبات کے علاوہ بھی کئی کلمات آپؑ کی شان میں ہیں۔ میں نے صرف چند کا ذکر کیا ہے۔

(۱) اشکر نعمتی رأیت خدیجتی۔ (تذکرہ ص۳۵ و ص۱۰٦)

(۲) الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر والنسب (تذکرہ ص۳٦)

(۳) "میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تمہاری ایک اور شادی کروں۔ یہ سب سامان میں خود ہی کروں گا۔ اور تمہیں کسی بات کی "تکلیف" نہ ہوگی"۔ (تذکرہ ص۳٦)

(۴) ہرچہ باید نوعروسے را ہماں ساماں کنم
وآنچہ مطلوب شما باشد عطائے آں کنم

(۵) بکرٌ وثیب (اس الہام میں آمد و رفت والی دونوں حالات حضرت ام المومنینؓ کا ذکر ہے۔ کہ کنوارہ رشتہ ہو کر بیوہ رہ جاویں گی۔ اور بعد ازاں کئی سالوں کے بعد وفات ہوگی۔ ناقل)

(٦) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "ابراہیم" کہا گیا۔ (تذکرہ ص۴۹)

اور پھر یہ الہام بار بار ہوا۔ دیگر الہامات میں آپ کو بار بار ابراہیم کہا گیا۔ آپ نے فرمایا:۔
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بےشمار
اور اس نسل کے متعلق چونکہ ان گنت رحمت کے وعدے تھے۔ اس لئے ہر لفظ ابراہیم میں اس مبارک نسل کی وجہ سے حضرت ام المومنین علیہا السلام کا بھی ضمنی ذکر ہے۔ چنانچہ (۱) انا اخرجنا لک زروعا یا ابراھیم۔ تذکرہ ص۳۳۲ و ص۳٦۸

اور (۲) اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما (تذکرہ ص۵۵۹ و ص۵۸۸)

(۷) یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ ص۴۹

(۸) یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ ص۴۹

(۹) یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ ص۵۰

(۱۰) رب اصح زوجتی ھٰذہٖ (تذکرہ ص۳۲۵)

(۱۱) الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر والنسب (تذکرہ ص۳٦۱)

(۱۲) اذکر نعمتی رئیت خدیجتی (تذکرہ ص۳٦۱)

(۱۳) اصح زوجتی (تذکرہ ص۳۷۷)

(۱۴) رب زدنی عمری وفی عمر زوجتی زیادۃ خارق العادۃ (تذکرہ ص۳۸۰)

(۱۵) انی معک ومع اھلک (تذکرہ ص۴۱۱)

(۱٦) انی معک ومع اھلک (تذکرہ ص۴۳۵)

(۱۷) انی معک ومع اھلک (تذکرہ ص۴۷۵)

(۱۸) انی مع الروح معک ومع اھلک (ایضاً ص۴۸۵)

(۱۹) رد الیھا روحھا وریحانھا۔ انی رددت الیھا روحھا وریحانھا (تذکرہ ص۵۰۷)

(۲۰) انی معک ومع اھلک ومع کل من احبک (تذکرہ ص۵۱۰)

(۲۱) انی معک ومع اھلک۔ تذکرہ ص۵۲۵

(۲۲) رب اشف زوجتی ھٰذہ واجعل لھا برکات فی السماء وبرکات فی الارض۔ (تذکرہ ص۵۴۰)

(۲۳) رب لا تضیع عمری وعمرھا واحفظنی من کل آفۃ ترسل الی (تذکرہ ص۵۵۲)

(۲۴) رد الیھا روحھا وریحانھا (تذکرہ ص۵۵۷)

(۲۵) انی معک ومع اھلک ومع من احبک (تذکرہ ص۵۹۷)

(۲٦) انی معک ومع اھلک۔ (تذکرہ ص٦۰۷)

(۲۷) الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر والنسب (تذکرہ ص٦۰۷)

(۲۸) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا تذکرہ ص٦۱۴ مکرر

(۲۹) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس ویطھرکم تطھیرا۔ (تذکرہ ص٦۴۷)

یاد رہے۔ کہ یہ قرآنی الفاظ ہیں۔ لہٰذا کہ اہل البیت سے قرآن میں تینوں جگہ بیویاں ہی مراد ہیں۔ (ہاں ان کے ضمن میں اولاد بھی مراد ہو سکتی ہے)

(۳۰) اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔ (تذکرہ ص٦۴۸)

(۳۱) "ہے تو بھاری مگر خدا کی امتحان قبول کر" (تذکرہ ص٦۴۷) یہاں حضرت ام المومنین مراد ہیں۔ کہ خدا کا مسیح جدا ہو رہا ہے۔

(۳۲) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا تذکرہ ص٦۵۱

یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی حتمی خبر کے بعد یہ الہام بار بار ہو رہا ہے۔ اور الہام ۳۲ اوپر کا بھی ہو چکا ہے۔

(۳۳) انی معک ومع اھلک لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا تذکرہ ص٦۷۷

(۳۴) انی معک ومع اھلک (تذکرہ ص٦۷۸)

(۳۵) رد الیھا روحھا وریحانھا تذکرہ ص٦۸۱

(۳٦) انی معک ومع اھلک تذکرہ ص٦۸۲

(۳۷) انک معی واھلک تذکرہ ص۳۸۲

اس الہام میں رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ کی طرح حضرت ام المومنین علیہا السلام کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونا صریحاً بیان کیا گیا ہے۔ کہ خدا ہی ان کے ساتھ نہیں بلکہ وہ بھی خدا کے ساتھ ہیں۔ اور ایسے ہی خدا کے ساتھ ہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے ساتھ ہیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد۔

(۳۸) انی معک ومع اھلک۔ تذکرہ ص٦۸۸

(۳۹) میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں"۔ (تذکرہ ص٦۸۸)۔

اس میں حضرت ام المومنین علیہا السلام سب پیاروں سے مقدم ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کو بار بار "خدیجتی" فرمایا ہے۔ خدیجہ کا لفظ ہی کافی تھا۔ مگر "خدیجتی" کی نسبت میں جو اعزاز ہے۔ وہ بیان سے باہر ہے۔

(۴۰) انی معک ومع اھلک۔ تذکرہ ص٦۹۰

(۴۱) انی معک ومع اھلک ھٰذہٖ (تذکرہ ص٦۹۱)

ھٰذہٖ کے لفظ نے حضرت ام المومنین علیہا السلام کی کئی رنگ میں تعیین فرما دی۔ کہ ۱۔ یہ بیوی جو آخر وقت تک ساتھ رہی ۲۔ یہ بیوی جس کا امتحان مطلوب ہے وغیرہ ذالک۔ ۳۔ لفظ اصل عربی میں مذکر مستعمل ہوتا ہے۔ اور ضمیر کبھی لفظ کے لحاظ سے کبھی معنی کے لحاظ سے راجع ہوتی ہے۔

(معذرت) ؎ بعض الہام ضرور رہ گئے ہیں۔ اور بعض میرے نزدیک حضرت اماں جان رضؓ پر چسپاں ہوتے تھے۔ مگر اس خیال سے کہ وہ ذوقی باتیں تھیں۔ میں نے ان کو نہیں لکھا۔

لجنہ اماء اللہ کو ارسال کردہ منی آرڈر کس کے ہیں

(۱) مورخہ ۲ ۵/۵۲ چندہ دفتر لجنہ میں مبلغ -/۵۰ روپے کا منی آرڈر وصول ہوا ہے۔ جس پر نام غالباً حبیبہ ہے۔ پورا پتہ درج نہ تھا۔

(۲) منی آرڈر مبلغ -/۲/۱۴ روپے کا تھا۔ اس کے کوپن پر بھی نہ نام تھا نہ پتہ۔ براہ مہربانی یہ دونوں اپنے پورے پتہ سے دفتر کو مطلع فرماویں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

قابل توجہ موصی صاحبان

(۱) جن موصیوں سے فارم اصل آمد پُر ہو کر آ گئے ہیں۔ ان کو نصف ۱۹۵۰ء کا حساب بھجوایا جا رہا ہے۔ جن کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا ہو۔ وہ جلد سے جلد بقایا ارسال فرماویں۔ کیونکہ قاعدہ ۵۰۹ ب کے مطابق جن موصیوں کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ کا بقایا ہو۔ تو ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی۔ ہاں اپنی معذوری ظاہر کر کے بقایا کی ادائیگی کی مہلت معینہ مدت کی لے سکتے ہیں۔ یا قسط مقرر کر کے اطلاع دے سکتے ہیں۔ اس صورت میں قسط باقاعدہ بھیجنی ہوگی۔ قسط کے علاوہ ماہوار چندہ باقاعدہ بھیجنا ہوگا۔ جو شخص مہلت لیکر قسط باقاعدہ ادا نہ کرے گا۔ اسکی وصیت بھی منسوخ کر دی جائیگی۔ کیونکہ اس نے یہ دوسرا عہد کر کے پورا نہ کیا ہوگا۔ اب بھی موصی دوست توجہ نہ فرمائیں گے تو نتیجہ کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ (۲) تمام موصی صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ خط و کتابت کرتے وقت صرف اپنا نام ہی نہ لکھا کریں۔ بلکہ نمبر وصیت مع سکونت کے تحریر فرمایا کریں۔ اگر نمبر وصیت معلوم نہ ہو۔ تو دفتر سے نام ولدیت مع سابقہ سکونت تحریر کر کے نمبر وصیت معلوم کر لیں۔ کیونکہ بعض اوقات نمبر وصیت و سکونت نہ ہونے کی وجہ سے چٹھی کی تعمیل ہونی مشکل ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کے والد صاحب حضرت پیر نیاز محمد صاحب ہاشمی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانکی ہیڈ ضلع گوجرانوالہ بعمر ۸۷ سال مورخہ ۵/۵۲ بروز اتوار بوقت ۴ بجے شام انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماوے۔ خاکسار پیر عبد اللطیف شاہ ہاشمی از خانکی ہیڈ ضلع گوجرانوالہ (۲) میرا بڑا بھائی رحمت اللہ جو کہ باٹا کمپنی میں کام کرتا تھا۔ مورخہ ۵/۵۲ کو ایک شادی کے سلسلہ میں موضع ٹھاکر ماڑی ضلع گوجرانوالہ گیا تھا۔ وہاں وہ نہر میں نہاتے وقت ڈوب کر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کوشش کے باوجود نعش ناحال نہیں مل سکی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ عنایت اللہ ٹیلر ماسٹر دیانند سٹریٹ کرشن نگر لاہور۔

درخواست ہائے دعا

(۱) منشی محمد یعقوب صاحب کاتب الفضل بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ اٹھنا بیٹھنا مشکل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد صدیق کاتب الفضل لاہور۔ (۲) میرے ابا جان میاں محمد عالم صاحب سب انسپکٹر پولیس بعارضہ بخار تقریباً چھ روز سے بیمار ہیں۔ مسلسل بخار کی وجہ سے نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ معروف سلطانہ بنت میاں محمد عالم صاحب سب انسپکٹر پولیس (۳) سیٹھی خلیل الرحمن صاحب سابق ممبر مرچنٹ قادیان حال کراچی جنرل سٹور بازار کلاں جہلم شہر کے بھتیجے اور داماد سیٹھی داؤد احمد صاحب نے اپنے اوپر ایک مقدمے کی ہائی کورٹ میں نگرانی دائر کی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۴) احباب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میٹرک کے تمام طلباء کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (۵) اس سال جامعہ احمدیہ احمد نگر سے مولوی فاضل یونیورسٹی کے امتحان میں ۲۰ احمدی طلباء شامل ہو رہے ہیں۔ اور امتحان ۱۳ مئی ۱۹۵۲ء سے شروع ہو رہا ہے۔ جملہ احباب سے گذارش ہے کہ اپنے احمدی نوجوانوں کی نمایاں کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ (محمود احمد سعید جامعہ احمدیہ احمد نگر) (۶) خاکسار کے عزیز بھتیجے عبد الوہاب اور دو بھانجوں نے ایف۔ اے، ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ احباب اُن کی اعلیٰ درجہ کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے۔ (خاکسار فضل الرحمن حکیم سابق مبلغ مغربی افریقہ) (۷) احباب کرام از راہ کرم دعا فرماتے رہا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے غموں اور تکالیف میں سے جلد از جلد نجات دیں۔ جن میں میں اپنی نادانی سے گرفتار ہوں۔ اور میرے گناہ معاف فرما کر میرا انجام بالخیر کریں۔ آمین۔ اللھم آمین (خاکسار طالب دعا فتح محمد شر ما عفا اللہ عنہ از کراچی)

ولادت

مورخہ ۱۵/۱۶ اپریل ۱۹۵۲ء کی درمیانی شب کو خدا تعالیٰ نے خاکسار کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام امۃ اللطیف تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کو نیک اور صالحہ بنائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار حافظ مبین الحق شمس ڈرافٹسمین ۲۹۷/۲ مارٹن روڈ ۔ کراچی ۵)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں اُن کے پتہ ارسال فرمائیے۔ پتہ خوشخط ہو۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

زکوٰۃ کی رقوم بہت جلد مرکز سلسلہ میں بھجوا دیجئے۔ تاکہ امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور نگرانی میں مستحق لوگوں میں تقسیم ہو سکیں (ناظر بیت المال ربوہ)

قیمت اخبار منی آرڈر کے ذریعہ بھجوا دیا کریں!

(بقیہ صفحہ ۵)

نیک فال

پاکستان کے قیام پر شامی عوام کے تاثرات کا ذکر آیا تو سلیم الجابی بولے شامی عوام اسے مسلمانوں کی عظمت کے دوبارہ عروج کے سلسلہ میں ایک نیک فال تصور کرتے ہیں اور پاکستان میں شامی وزیر مختار السید عمر بہا الامیری (جو میرے اچھے کرم فرماؤں میں سے ہیں) دونوں ملکوں کو قریب تر لانے میں بے بہا خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سلیم الجابی صاحب کے خیال میں دمشق کے نوجوانوں کی موجودہ ذہنی افراتفری اس سیاسی یلغار کے باعث ہے جو مغربی اقوام نے ایک عرصہ تک شامی تمدن پر روا رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بظاہر مذہب سے برگشتہ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی فطرتوں میں سعادت ہے۔ اور جونہی ان کے سامنے کوئی چیز بدلائل پیش کی جاتی ہے تو وہ اسے بعد از شرح قبول کر لیتے ہیں۔ آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ احمدیت جلد از جلد ان کے ذہنی کسل کو دور کر کے ان کے قلوب کو یقین واعتماد کے ساتھ بھر دے گی۔ اور جُوں جُوں وہاں صحیح اسلام زور پکڑتا جائے گا شامی نوجوانوں میں توحید۔ بے باکی اور حق گوئی ترقی کرتی چلی جائے گی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات

ملاقات کے دوران میں امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ذکر خیر آیا۔ تو کہنے لگے میں نے دمشق میں حضرت کے جتنے فوٹو دیکھے وہ جوانی کے تھے۔ سنہ ... بول میں بھی جتنی دفعہ حضرت امیر المومنین کی زیارت ہوئی وہ بھی عین جوانی ہی کے عالم میں ہوئی۔ لیکن کراچی آ کر میں نے جو رویاء دیکھی اس میں حضور قدرے بوڑھے نظر آئے۔ اور پھر جب اگلے دن حیدر آباد سندھ میں مَیں خدمت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حاضر ہوا تو میں نے حضور کو اپنے اس آخری رویاء کے مطابق ہی پایا۔ لیکن جونہی میری نظر مسلوں کے انبار، حضور کی دیگر جماعتی۔ تمدنی۔ مذہبی اور گھریلو مصروفیات پر پڑی تب مجھے اپنے پہلے رویاء کی حقیقت سمجھ میں آ گئی کہ پہلے رویاء میں حضور کی جوان روح دکھائی تھی اور اس آخری میں ظاہری جسم

افرنگیت کا اثر

سلیم الجابی مجسم تبلیغ ہیں۔ انہوں نے گفتگو کے دوران میں جہاز اور ریل گاڑی کے سفر میں عوام سے تبلیغی مذاکرات کا ذکر بڑے مزے سے کر بیان کیا اور پھر یکدم چونک کر جیسے کوئی بھولی ہوئی بات یاد آ گئی ہو۔ کہنے لگے۔ تمام ثقافت و تمدن کے لحاظ سے پاکستانی بھی شامیوں کے مقابلے میں افرنگیت و مغربیت کی بے راہ روی سے کچھ کم متاثر نہیں ہیں۔ بلکہ میں نے تو دیکھا ہے کہ شامی نوجوانوں میں بڑوں کا احترام۔ مجالس کے آداب اور طریق گفتگو کے انداز اب بھی پاکستانی نوجوانوں کی نسبت زیادہ احسن شکل میں موجود ہیں۔

مرکز احمدیت سے حصول علم دین میں فراغت کے بعد میں واپس جا کر کیا کروں گا ہم نے یہ پوچھنے پر کہنے لگے۔ میں اس سوال کا جواب دینے کا اہل نہیں ہوں۔ میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ میں اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہو جاؤنگا اور وہ جس حال میں بھی مجھے رکھنا پسند کریں گے رہوں گا۔ اور زندگی کی جو ڈگر وہ میرے لئے تجویز فرمائیں گے۔ اسی پر عمل پیرا ہونے میں نجات گردانوں گا۔ وباللہ التوفیق

شام اور لبنان کے تعلقات

بیروت ۸ رمئی۔ چھوٹی مخالف پارٹیوں میں سے ایک یعنی نیشنلسٹ بلاک کے لیڈر مسٹر امین ایڈی نے شام ولبنان کے حالیہ تعلقات کے سلسلے میں داخلہ اور خارجہ پالیسی پر ایک بیان جاری کیا ہے۔

اس بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ شام کو مطلع کر دیا جائے کہ جب تک شام میں رہنے والے لبنانیوں پر عائد کردہ پابندیاں دور نہ کی جائیں۔ لبنان کو بھی شامی باشندوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا پڑیگا

حکومت شام کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ شام میں تمام غیر ملکی کاروباری کمپنیوں کی نمائندگی شامی ہی کریں گے۔ مسٹر ایڈی نے کہا کہ اگر اس فرمان کو تبدیل نہ کیا گیا۔ تو حکومت کو فوری دالا تجارتی معاہدہ منسوخ کر دینا چاہیئے انہوں نے تجویز کیا ہے کہ شام ولبنان کے درمیان سفارتی تعلقات استوار کئے جائیں۔

بیان میں سفارش کی گئی ہے کہ لبنان کو مشرق وسطیٰ کے دفاعی ادارہ میں شریک ہو جانا چاہیئے۔ لیکن اسبات کا فیصلہ کر لیا جائے کہ لبنانی فوجیں لبنان کی سرحدوں سے باہر نہیں بھیجی جائیں گی۔

انہوں نے حکومت پر زور دیا ہے کہ اگر عرب لیگ، عرب ممالک کے درمیان تعاون پیدا کرنے کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی تو اس سے علیحدگی اختیار کر لی جائے (اسٹار)

اسلامی بلاک کا قیام اشد ضروری ہے

عراق کے متعدد علماء کا اعلان

بغداد ۸ رمئی۔ ایک ایرانی عالم سید العراقین نے اعلان کیا ہے کہ اسلامی بلاک کی تشکیل کے لئے یہ وقت بہت موزوں ہے۔ اور عرب لیگ کو بھی اس میں شریک کیا جائے۔ آپ یہاں اس سلسلے میں تبادلہ خیالات کرنے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مختلف اسلامی ممالک کے دورہ میں مَیں نے دیکھا دیکھا ہے کہ وہ مصری اور طونس عزائم کے پورے پورے حامی ہیں۔ آپ نے کہا کہ امن عالم کے لئے مسلمانوں اور عیسائیوں میں تعاون ہونا چاہیئے نجف اور کربلا میں متعدد عراقی علماء نے آپ کے خیالات سے اتفاق کیا۔ (اسٹار)

مصر و شام کی فضائی بات چیت

دمشق ۸ رمئی۔ شام ومصر کے درمیان عنقریب شہری ہوابازی کا معاہدہ طے کرنے کی بات چیت شروع ہونے والی ہے

توقع ہے دونوں ممالک کے درمیان ہوائی جہازوں کے ذریعے مال کی آمدورفت میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ (اسٹار)

شام کی طرف سے سعودی شہزادے کو دعوت

دمشق ۸ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت شام نے ایک خاص ایلچی کو بیروت روانہ کیا ہے تاکہ وہاں مقیم تین عرب شہزادوں کا خیر مقدم کرے اور انہیں دعوت دے کہ وہ دمشق میں بھی آئیں۔

ان شہزادوں کے نام یہ ہیں امیر فیصل ابن سعود، امیر عبد المحسن اور امیر یزید ابن عبداللہ۔ یہ شہزادے یہاں سے پیرس جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

اردن میں ہڑتالوں پر پابندیاں

۴۸ گھنٹوں کا نوٹس ضروری ہے

عمان ۸ رمئی۔ سرکاری گزٹ میں دفاعی قانون کے ماتحت حکم جاری کیا گیا ہے کہ سرکاری اور عوامی کارخانوں کے ملازمین اگر ہڑتال کرنا چاہیں تو ۴۸ گھنٹے پیشتر حکومت کو نوٹس دے دیا جائے

ان قواعد کے تحت وزیر اعظم کو اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ ہڑتالوں کی ممانعت کر دیں یا بعض حالات میں صرف محدود عرصہ کے لئے ہڑتال کی اجازت دیں۔

جو ہڑتالی وزیر اعظم کا حکم نہیں مانیں گے انہیں چھ ماہ کی قید یا ۱۰۰ دینار جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔ (اسٹار)

جرمن سفارت خانے جلد کھل جائیں گے

لنڈن ۸ رمئی۔ مغربی طاقتوں کے ساتھ دفاعی جرمنی کے معاہدے پر دستخط ہو جانے کے بعد لنڈن واشنگٹن اور پیرس میں جرمن سفارتخانے کھول دیئے جائیں گے

ممکن ہے کہ جون میں ۱۲ سال کے بعد ان کا سفارتخانہ لنڈن میں پھر کھل جائے۔ معاہدے ۴۵

ہ پر دستخط ہو جانے کے بعد مغربی طاقتوں کے تینوں ڈپٹی کمشنر جرمنی سے اپنے ممالک کے پہلے سفیر ہوں گے (اسٹار)

لنڈن میں پاکستانی افسروں کو تربیت دینے کا پروگرام

لنڈن ۸ رمئی۔ پاکستان کے ۱۲ افسروں نے کولمبو پلان کے تحت یہاں برطانوی انتظامیہ کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ سب سے پہلے برطانوی کونسل کی طرف سے انہیں ایک ابتدائی لیکچر دلانے کا انتظام کیا گیا۔ ۲۹ رمئی کو ختم ہونیوالے کورس کے سلسلے میں یہ افسر دارالعوام، برطانوی صنعتی میلے اسکولوں، عدالتوں ٹیلی ویژن سٹوڈیوز کو دیکھنے کے علاوہ دولوچ کے میئر سے بلدیاتی سسٹم پر لیکچر سنیں گے

اس کے بعد انہیں پیرس کی چھ صوبائی بلدیات میں کام پر لگایا جائے گا۔ اس کے بعد یہ افسر آکسفورڈ میں تین ہفتوں کے لئے پبلک ایڈمنسٹریشن کا کورس کریں گے۔ پھر ایڈنبرا، مانچسٹر اور برمنگھم کا دورہ کرایا جائے گا۔ ۵ ستمبر کو ان کا مطالعہ ختم ہو جائے گا۔ (اسٹار)